جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

ماہنامہ
اخبار احمدیہ
جرمنی

مدیر:۔ نعیم احمد نیّر

جلد نمبر 6

جرمنی کے شہر Münster میں مسجد ''المومن،، کا افتتاح

امیر جماعت احمدیہ جرمنی کا خطاب، بُرگر مائسٹر میونسٹر سمیت 150 سے زائد جرمن مہمانوں کی شرکت

مورخہ ۳ مئی 2003 کی سہ پہر جرمنی کے شمال مغربی صوبہ ویسٹ فالن کے مشہور تاریخی شہر میونسٹر میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد ''المومن،، کا افتتاح عمل میں آ گیا، الحمدللہ۔ یہ مسجد اس ریجن میں تعمیر ہونے والی دوسری احمدیہ مسجد ہے۔ اس کی افتتاحی تقریب میں امیر جماعت احمدیہ جرمنی محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب، مربیانِ سلسلہ، مرکزی ومقامی عہدیداران و احباب جماعت، بُرگر مائسٹر میونسٹر اور 150 سے زائد جرمن مہمانوں نے شرکت کی۔ اس مسجد کا سنگ بنیاد مورخہ 31 اگست 2000ء کو سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دست مبارک سے رکھا تھا اور اس مسجد کا نام ''المومن،، بھی حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہی عطا فرمودہ ہے۔

افتتاحی تقریب کے لئے مقررہ وقت پانچ بجے سہ پہر تک تقریب کیلئے لگائی گئی مارکی مہمانوں سے بھر چکی تھی اور مہمانوں کی آمد کا سلسلہ ہنوز جاری تھا، تاہم وقت مقررہ پر محترم امیر صاحب جماعت جرمنی کی زیر صدارت تقریب کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم محمد لقمان صاحب نے کی اور جرمن ترجمہ پیش کیا۔ اسکے بعد چند بچیوں نے ایک جرمن نظم کورس میں پڑھی پھر مکرم احمد سلیمان ناصر صاحب نے اسٹیج پر بیٹھے ہوئے مہمانوں کا تعارف کروایا۔ جس کے بعد محترم اشتیاق احمد صاحب ریجنل امیر ویسٹ فالن نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور مسجد کا تعارف کرواتے ہوئے اس کی اہمیت وافادیت بیان کی۔ محترم سعید احمد گیسلر صاحب انچارج سو مساجد پروجیکٹ نے اپنی مختصر تقریر میں مسجد کی تعمیر کے مختلف مراحل کا ذکر کیا اور بتایا کہ مسجد کا زیادہ حصہ وقارِ عمل سے تعمیر ہوا ہے۔ مسجد میں جس کا کُل رقبہ 1015 مربع میٹر ہے، مردوں اور عورتوں کیلئے علیحدہ علیحدہ ہال ہیں۔ مربی ہاؤس، لائبریری، (بقیہ صفحہ ۴ پر)

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

''میں تم میں بہت دیر تک نہیں رہوں گا اور وہ وقت چلا آتا ہے کہ تم پھر مجھے نہیں دیکھو گے اور بہتوں کو حسرت ہوگی کہ کاش ہم نے نظر کے سامنے کوئی قابل قدر کام کیا ہوتا۔ تو اس وقت ان حسرات کا جلد تدارک کرو۔ جس طرح پہلے نبی رسول اپنی امت میں نہیں رہے، میں بھی نہیں رہوں گا۔ سو اس وقت کا قدر کرو اور اگر تم اس قدر خدمت بجالاؤ کہ اپنی غیر منقولہ جائدادوں کو اس راہ میں بیچ دو پھر بھی ادب سے دور ہوگا کہ تم خیال کرو کہ ہم نے کوئی خدمت کی ہے۔،، (الفضل انٹرنیشنل ۵ تا ۱۱ جولائی ۲۰۰۲ء، صفحہ۹)

جماعت احمدیہ جرمنی کی بائیسویں مجلس شوریٰ

500 سے زائد اراکینِ شوریٰ اور کثیر تعداد میں زائرین کی شرکت

جماعت احمدیہ جرمنی کی 22 ویں مجلس شوریٰ مورخہ 6 تا 8 جون 2003ء جماعت احمدیہ جرمنی کے مرکز ''بیت السبوح،، میں کامیابی سے منعقد ہوئی، الحمدللہ۔ جسکی تمام کارروائی امیر جماعت جرمنی محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب کی زیر صدارت ہوئی۔ شوریٰ کیلئے جرمن زبان مقرر تھی تاہم تمام کارروائی کا اردو ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ نمائندہ خواتین کے لئے علیحدہ انتظام کیا گیا تھا، اور انہیں کارروائی میں شامل کرنے کے لئے TV اور مائیک کا انتظام موجود تھا۔

پہلے دن شام پانچ بجے مجلس شوریٰ کا باقاعدہ افتتاح ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم محمد داؤد مجوکہ صاحب معاون سیکرٹری شوریٰ نے جرمنی بھر کی جماعتوں سے بھجوائی جانے والی وہ تجاویز پڑھ کر سنائیں جو شوریٰ کے ایجنڈے میں شامل نہیں کی جاسکی تھیں۔ ساتھ ہی وہ وجوہات بھی پیش کیں جنکی بناء پر یہ تجاویز ایجنڈے میں شامل نہ کی جاسکی تھیں۔

امسال ایجنڈے میں چار تجاویز اور بجٹ برائے مالی سال 2003 تا 2004 شامل تھا۔ دو تجاویز کا تعلق شعبہ تعلیم و تربیت سے اور دو تجاویز کا شعبہ تصنیف واشاعت سے تھا۔ ان تجاویز پر تفصیلی غور کرنے کیلئے محترم امیر صاحب نے تین سب کمیٹیاں مقرر فرمائیں جو نمائندگان شوریٰ میں سے ہی اراکین پر مشتمل تھیں۔ ان کمیٹیوں نے رات بھر اپنے اپنے اجلاسات میں غور کرنے کے بعد دوسرے دن صبح کے اجلاس میں اپنی اپنی رپورٹ اور سفارشات پیش کیں۔

کمیٹی نمبر۱ ''تعلیم وتربیت،، کی رپورٹ پیش ہونے پر امیر صاحب نے اس پر اظہار خیال کرنے کی دعوت دی۔ باری باری خواہشمند نمائندگان شوریٰ نے تفصیل سے اس بحث میں حصہ لیا۔ اس کے بعد ہر دو تجاویز پر رائے شماری ہوئی۔ شرکاء نے کثرت رائے سے ایجنڈے میں موجود تجاویز کے حق میں ووٹ دیا۔ اس کے بعد کمیٹی نمبر ۲ کی رپورٹ ایوان میں پیش ہوئی اور اس پر بھی ایوان میں تفصیلی بحث کے بعد رائے شماری ہوئی اور ہر دو تجاویز کثرت رائے سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کئے جانے کیلئے منظور ہوئیں۔ تیسری کمیٹی برائے مال کی رپورٹ ایوان میں پیش ہوئی اور بجٹ کا آغاز ہوا۔ اس کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا، آمد اور خرچ۔ نمائندگان شوریٰ نے بجٹ کی ایک ایک مد پر بڑی باریکی سے غور کیا اور ان کے بارے میں اپنی تجاویز پیش کیں۔

مجلس شوریٰ میں ان تجاویز پر بحث تیسرے دن بروز اتوار بعد دوپہر 15:30 تک جاری رہی۔ موسم گرم ہونیکے باوجود نمائندگان نے بڑے صبر سے زیر لب دعاؤں کیساتھ یہ وقت گزارا۔ آخر پہ شوریٰ 2003 کی رپورٹ پڑھی گئی جس کے بعد اختتامی تقریب میں مکرم نیشنل امیر صاحب نے نمائندگان سے بہت ایمان افروز خطاب کیا۔ امیر صاحب نے مل کر کام کرنے پر خوشی کا اظہار کیا، دعاؤں پر بہت زور دینے کی تاکید کی نیز ہدایت کی کہ آپ نے جو یہاں پایا ہے اُس سے اپنے اپنے حلقہ کو بھی مستفید کریں اور اپنی زندگی میں اپنے اعمال کو بھی اس کے مطابق ڈھالیں۔ آپ نے نماز قائم کرنے پر بھی زور دیا اور آخر پہ دعا کروائی۔ اس طرح جماعت جرمنی کی بائیسویں مجلس شوریٰ ایمان افروز ماحول میں اختتام پذیر ہوئی، الحمدللہ۔ اس شوریٰ میں 500 سے زائد اراکین شوریٰ نے شرکت کی اور بہت سے زائرین نے بھی مسجد میں کئے گئے انتظام کے تحت کارروائی سنی۔

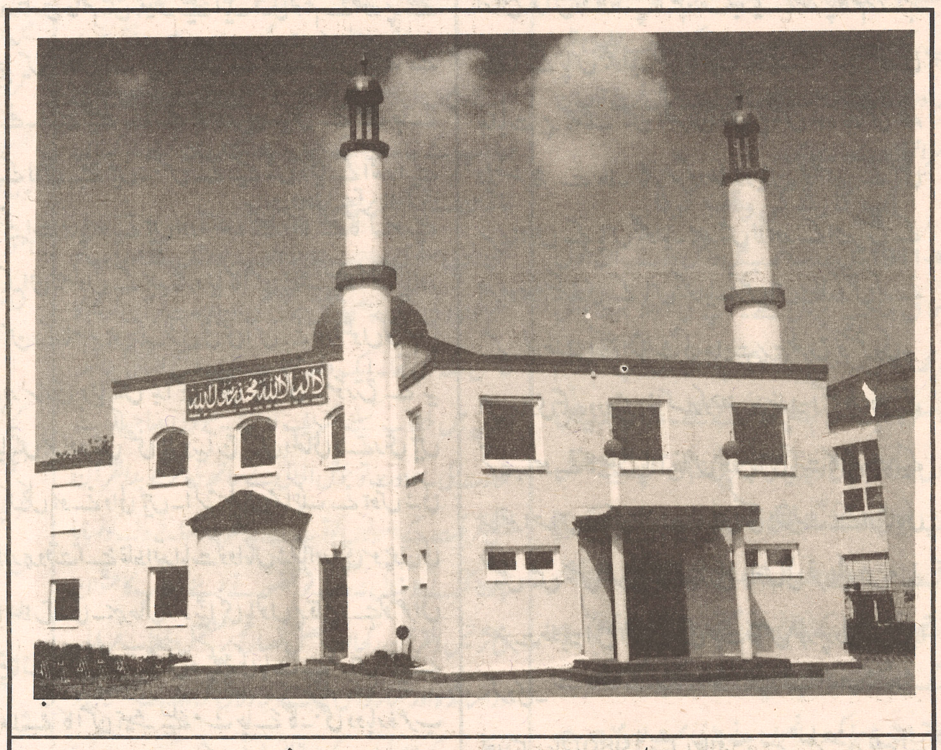

مسجد المومن میونسٹر Westfallen Germany کا بیرونی منظر

مجلس انصار اللہ جرمنی کے ۲۳ ویں سالانہ اجتماع کا انعقاد

مجلس انصار اللہ جرمنی کا 23 واں سالانہ اجتماع 24 اور 25 مئی 2003ء کو بادہمبرگ کے ایک سکول کے خوبصورت اور وسیع ہال میں منعقد ہوا جس میں جرمنی بھر کی مجالس سے انصار نے بڑی تعداد میں شرکت کر کے اجتماع کے بابرکت اور روحانی ماحول سے فیض اٹھایا، الحمدللہ۔

خلافت خامسہ کے دور میں ہونے والا مجلس انصار اللہ جرمنی کا یہ پہلا سالانہ اجتماع تھا اور اس کیلئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اپنے نمائندہ کے طور پر محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کو بھجوایا تھا۔ جنہوں نے 24 مئی کی صبح گیارہ بجے مجلس انصار اللہ کا پرچم لہرایا اور محترم چوہدری داؤد احمد کاہلوں صاحب صدر مجلس انصار اللہ جرمنی نے جرمنی کا قومی پرچم لہرایا۔ اس کے بعد ہال میں اجتماع کی افتتاحی تقریب کا آغاز مکرم رفیق احمد حیات صاحب کے زیر صدارت ہوا۔

تلاوت، عہد اور نظم کے بعد سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام صدر مجلس انصار اللہ جرمنی نے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم رفیق احمد حیات صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ نماز ظہر عصر کی ادائیگی کے بعد تلقین عمل کا اجلاس منعقد ہوا۔

مورخہ 25 مئی بروز اتوار صبح سات بجے دوسرے دن کے پروگرام کا آغاز ہوا۔ ساڑھے بارہ بجے تک فائنل ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ ساڑھے تین بجے اختتامی تقریب منعقد ہوئی جس میں پہلے علمی و ورزشی مقابلہ جات نیز شعبہ جات میں کارکردگی میں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار اور مجالس میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ امسال مجلس Reinheim ریجن Hessen Darmstadt علم انعامی کی مستحق قرار پائی۔ تقسیم انعامات کے بعد نمائندہ حضور اقدس نے حاضرین سے اختتامی خطاب فرمایا۔ جس کے بعد 18:30 پر دُعا کے ساتھ یہ اجتماع بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

اس اجتماع میں مجلس انصار اللہ کی کُل 218 مجالس میں سے امسال 215 مجالس کی نمائندگی ہوئی۔ 1865 انصار اور 218 زائرین سمیت کُل 2083 احباب نے شرکت کی سعادت پائی۔ (رپورٹ سیکرٹری اجتماع)

جماعت جرمنی کے ایک احمدی سائنسدان کا اعزاز

مکرم ڈاکٹر نعیم احمد طاہر صاحب ابن مکرم طاہر محمود صاحب شکور پارک ربوہ کو یہ اعزاز حاصل ہوا ہے کہ انہیں "Who's Who in Science and Engineering" امریکہ کے ساتویں ایڈیشن سال 2003-2004 میں شامل کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف محترم صوفی محمد ابراہیم صاحب مرحوم سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے پوتے ہیں۔ Who's Who میں آپ کے تعارف میں آپ کے شاندار تعلیمی کیرئیر اور تحقیقی سفر کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے 1973 میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے M.Sc کیا اور پنجاب یونیورسٹی میں ریکارڈ قائم کیا تھا۔ امپیریل کالج سے لندن سے ڈپلومہ اور گلاسگو یونیورسٹی سے Theoretical and Computational Plasma Physics میں Ph.D کی اور اس وقت جرمنی کے شہر Darmstadt میں قائم ایک بین الاقوامی ادارہ میں ریسرچ سکالر کے طور کام کر رہے ہیں۔ اس دوران بعض دوسرے یورپی ممالک میں بھی تحقیق کا کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کیلئے یہ اعزاز مبارک کرے اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے، آمین۔

امن عالم کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی تڑپ اور ایک پیشگوئی

1990-91ء میں جب خلیج پر جنگ کے بادل چھائے اور دنیا میں بے چینی کے آثار پھیلے تو حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اَمنِ عالم کی صورت حال کے متعلق خطبات کا ایک سلسلہ شروع کیا تھا، جو کتابی شکل میں موجود ھے۔ قارئین کے لئے اس میں سے ایک اقتباس پیش خدمت ھے

جماعت احمدیہ کو میں متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ میں نے شروع میں بات کھول کر بیان کی ہے کہ ہم قومی اختلافات یا مذہبی اختلافات کے نتیجے میں بھی کسی تعصب کو اپنے دل میں جگہ نہیں دے سکتے اور کسی تعصب کی بناء پر ہم فیصلے نہیں کر سکتے کیونکہ ہم دل و جان سے اس بات کے قائل ہیں کہ ہر وہ شخص جو تعصب کو اپنے دل میں جگہ دے یا تعصبات کے نتیجے میں فیصلے کرے، وہ صحیح معنوں میں مؤمن اور مسلم کہلانے کا مستحق نہیں رہتا۔ تعصبات اور اسلام کو ایسا ہی بعد ہے جیسے شرق و غرب کو آپس میں بعد ہے اور حقیقی اسلام کا تقاضا یہی ہے کہ ہر فیصلہ خدا کی ذات کو پیش نظر رکھ کر کیا جائے اور اسی کا نام تقویٰ ہے۔ تقویٰ ہر چیز کی بنیاد ہے۔ ہر اسلامی قدر تقویٰ پر مبنی ہے اور تقویٰ کا حسن یہ ہے کہ تقویٰ خود اپنی ذات میں کسی مذہب کی اجارہ داری نہیں بلکہ تقویٰ ایک ایسی چیز ہے جو ہر مذہب کا مرکزی نقطہ ہونا چاہیے اور ہر مذہب کی تعلیم کو اس مرکزی نقطے کے گرد گھومنا چاہیے۔ تقویٰ کا مطلب ہے: ''ہر سوچ خدا کی مرضی کے تابع کر دو اور ہر فیصلہ کرنے سے پہلے یہ دیکھو کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔،،

پس جماعت احمدیہ سے میں توقع رکھتا ہوں کہ تقویٰ کو پیش نظر رکھتے ہوئے اول تو تمام بنی نوع انسان کیلئے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ انسانوں کو تقویٰ سے عاری فیصلوں کے نتیجے میں اُن عذابوں میں مبتلا نہ فرمائے جو عام طور پر ایسے حالات میں مقدر ہو جایا کرتے ہیں۔ بلکہ غیر معمولی طور پر ان کے دلوں پر تسلط فرمائے اور ان کو توبہ کرنے کی توفیق بخشے اور اصلاح احوال کی توفیق بخشے اور سچائی کی طرف لوٹ آنے کی توفیق بخشے۔ کُل عالم کے لئے یہ دُعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کو امن عطا کرے اور امن سے مراد صرف ظاہری امن نہیں بلکہ امن سے مراد دل اور دماغ کا امن ہے۔ کیونکہ میں قطعی طور پر اس بات کو ایک ٹھوس حقیقت کی طرح دیکھ رہا ہوں کہ دنیا کا امن دل اور دماغ کے امن پر منحصر ہے۔ وہ بنی نوع انسان جن کے دل امن میں نہ ہوں، جن کے دماغ امن میں نہ ہوں، اُن کا عالمی ماحول امن میں نہیں رہ سکتا یا اُن سے دنیا کو خطرہ ہوگا یا دنیا سے اُن کو خطرہ ہوگا۔ پس دماغ کے خلل اور دل کے خلل کے نتیجے میں بیرونی خلل واقع ہوا کرتے ہیں۔ پس یہ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی سوچوں کی اصلاح فرمادے، ان کے دل اور دماغ کو امن عطا کرے تاکہ بنی نوع انسان کو بحیثیت مجموعی امن نصیب ہو۔ اس موجودہ تعلق میں خصوصیت کے ساتھ یہ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مسلمان ممالک کو اب بھی عقل دے۔ اور وہ اس ظلم میں غیر مسلم قوموں کے شریک نہ بنیں کہ ان کے اعلیٰ مقاصد کی خاطر جو ان کے مفادات سے تعلق رکھتے ہیں، ایک عظیم مسلمان طاقت کو ملیا میٹ کردیں اور اپنے ہاتھوں سے اپنے فیصلے پر ثبت کردیں اور تاریخ عالم میں ہمیشہ کیلئے ایک ایسی قوم کے طور پر لکھے جائیں جنہوں نے اپنی زندگی کے نہایت منحوس فیصلے کئے تھے۔ ایسے فیصلے کئے تھے جو بدترین سیاہی سے لکھے جانے کے لائق بنتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں دنیا کے اندر ایسے تغیرات برپا ہونے ہیں اور آئندہ لکھنے والا لکھے گا کہ ہو چکے کہ ان فیصلوں کے بعد پھر دنیا کا امن ہمیشہ کیلئے اُٹھ گیا اور امن کے نام پر جو جنگ لڑی گئی تھی اُس نے اور جنگوں کو جنم دیا اور ساری دنیا میں بدامنی پھیلتی چلی گئی۔ مؤرخ نے یہ باتیں تو بعد میں لکھنی ہیں جو آج ہمیں دکھائی دے رہی ہیں کہ کل ہونے والی ہیں۔ اگر مسلمان ممالک نے ہوش نہ کی اور بروقت اپنے غلط اقدامات کو واپس نہ لیا اور اپنی سوچوں کی اصلاح نہ کی۔ بہرحال اگر یہ انہی باتوں پر قائم رہے تو عراق مٹتا ہے یا نہیں مٹتا، یہ تو کل دیکھنے کی بات ہے مگر اس سارے علاقے کا امن ہمیشہ کیلئے مٹ جائے گا۔ کبھی دوبارہ عرب اس حال کو واپس نہیں لوٹ سکیں گے۔ اسرائیل پہلے سے بڑھ کر طاقت بن کر اُبھرے گا اور اسرائیل کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کے متعلق کوئی عرب طاقت سوچ بھی نہیں سکے گی۔ کم سے کم ایک لمبے عرصے تک اور اس کے نتیجے میں تمام دنیا میں شدید مالی بحران پیدا ہوں گے اور چونکہ آجکل دنیا کے ترقی یافتہ ممالک خود مالی بحران کا شکار ہیں اس لئے تیسری دنیا کے مالی بحران کے نتیجے میں ایسے سیاسی اثرات پیدا ہوں گے کہ اور جنگیں چھڑیں گی۔ اور دنیا کا امن دن بدن برباد ہوتا چلا جائے گا۔ مختصراً یہ کچھ ہے جو آئندہ پیش آنے والا ہے اگر آج مسلمان ممالک نے اصلاحِ احوال نہ کی۔ (بحوالہ کتاب ''خلیج کی جنگ اور حضرت امام جماعت احمدیہ کا تجزیہ،، صفحہ 24 تا 26)

امن۔ کے بارے میں مذاہب کی تعلیمات

Was tragen Religionen zum Frieden مورخہ 26 اپریل کو Meinerzhagen کے ایک ہال میں دو ترک نژاد احمدی نوجوانوں کی کوشش اور انتظام سے ایک تقریب بر موضوع ''امن کے بارے میں مذاہب کی تعلیمات،، منعقد ہوئی۔ جس میں چار مذاہب کے نمائندگان نے شرکت کی اور اپنے اپنے مذہب میں امن کی تعلیم کے بارے میں بتایا۔ اسلام کی نمائندگی کرتے ہوئے مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب نے قرآن میں درج امن کی تعلیم پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ حاضرین کو سوالات کا موقع بھی دیا گیا۔ اس پروگرام میں 80 کے قریب مرد وخواتین نے شرکت کی۔ اگلے دن کے اخبارات کی خبروں سے اسلام کی فتح واضح ہو چھلکتی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان اقوام کو جلد از جلد ہدایت دے، آمین۔ (رپورٹ، رانا محمد افضل آزاد)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ، محبت و شفقت کے پیکر

سیدی حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحمۃ اللہ علیہ کیساتھ خاکسار کی جان پہچان والا تعلق اس وقت قائم ہوا تھا جب 1977 میں خاکسار بطور مبلغ جرمنی آنے کی تیاری کر رہا تھا۔ اس وقت مَیں جرمن قونصل خانے کی طرف سے مطلوبہ کاغذات کی تیاری میں مصروف تھا۔ جن میں سے ایک NOC تھا۔ جھنگ پولیس نے خاکسار کے NOC پر مذہب کے خانہ میں پہلے Ahmadi لکھا پھر اسے کاٹ کر اس کے اوپر Non Muslim لکھ دیا۔ خاکسار نے ہر ممکن طریق سے پولیس سپرنٹنڈنٹ کو سمجھانے کی کوشش کی کہ نان مسلم کوئی مذہب نہیں ہے اس لئے احمدی لکھا جائے لیکن وہ نہیں مانا۔ اس صورتحال کی اطلاع حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے علم میں لائی گئی۔ حضور نے فرمایا کہ نان مسلم کے طور پر تو ہم مبلغ باہر نہیں بھیجیں گے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ (اس وقت آپ ناظم وقف جدید کے طور پر کام کر رہے تھے) کے پاس بھجوایا۔ تقریباً ایک ماہ تک خاکسار حضور کی ہدایات پر جھنگ میں افسران اعلیٰ پولیس اور مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر سے ملا۔ پھر سرگودھا ڈویژن پولیس کے اعلیٰ سربراہوں کے پاس بھجوایا۔ بعد میں لاہور کے امیر ضلع کے ہمراہ ہوم سیکرٹری کے پاس بھجوایا۔ غرض اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی ہدایت پر ہر طرح کوشش کی۔ اس ساری تگ ودو میں خاکسار کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے قریب ہونے کا موقع ملا۔ خاص طور پر اس بات کا شدت کے ساتھ احساس ہوا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ارشاد کی تعمیل میں جس طرح خاکسار کی راہنمائی فرمائی اس نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی محبت خاص طور پر دل میں پیدا کردی۔

بعد میں غالباً 1980ء میں خلافت سے پہلے حضور ہمبرگ تشریف لائے جہاں خاکسار بطور مبلغ متعین تھا۔ آپ کے آنے کی قبل از وقت ہمیں اطلاع مل چکی تھی۔ حضور نے دو تین روز ہمبرگ مشن میں قیام کیا۔ حضور کی خدمت کے لئے خاکسار نے ایک ٹیم تیار کر لی تھی، جس نے بہت عمدہ تعاون کیا۔ خاکسار نے بعد میں حضور کی سیر کی تصاویر پاکستان بھجوائیں تو حضور نے بے حد خوشی کا اظہار کیا اور نہایت پیار کے انداز میں خدمت کرنے والوں کی تعریف کی اور ان کے نام لکھ کر بھجوانے کو کہا۔

اس قیام کے دوران ہم نے ہمبرگ کے بعض قابل دید مقامات اور پارکس وغیرہ کی سیر کی پلاننگ کی تیار کی ہوئی تھی۔ یہ بھی ہمیں بتا دیا گیا تھا کہ حضور تیز چلتے ہیں۔ چنانچہ ہم نے سیر کے زیادہ سے زیادہ مقامات ذہن میں رکھے ہوئے تھے۔ لیکن پہلے ہی روز ہمیں پریشان کن تجربہ سے گزرنا پڑا کیونکہ جس قدر مقامات پہلے دن ہم نے تجویز کئے تھے، وہ حضور نے نصف دن میں دیکھ لئے۔ پھر فرمانے لگے اب کہاں جانا ہے۔ اور ہم سب ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے اور فوری طور پر دوسرے روز کی سیاحت والی جگہوں کی بھی پہلے روز ہی سیر کی گئی۔ باقی دنوں کے لئے پھر بعض دور دراز کے مقامات کی سیر کی گئی۔

حضور کی شفقت اور یاداشت تھی کہ جب خلافت کے مقام پر فائز ہونے کے بعد ہمبرگ دورہ پر تشریف لائے تو اپنے ان خدام کے نام اور چہروں سے واقف تھے اور نام لے لے کر انہیں یاد فرمایا۔ آپ کی محبت اور تعلق کے لاتعداد واقعات ہیں اور ہر واقعہ آپ کی شفقت کی یاد تازہ کرتا ہے۔ خلافت سے پہلے 1982ء کا ذکر ہے کہ جب خاکسار پہلی مرتبہ ہمبرگ سے واپس پاکستان گیا، میں گول بازار سے دفتر تحریک جدید کی طرف جا رہا تھا کہ حضرت صاحب سائیکل پر تیزی سے پاس سے گزرے۔ خاکسار نے سلام عرض کیا۔ حضور نے مڑ کر دیکھا تو گو اس وقت آپ کافی آگے جا چکے تھے مگر حضور اسی وقت سائیکل سے اتر کر خاکسار کی طرف پیدل چل کر تشریف لانے لگے۔ خاکسار بھی بھاگ کر حضور کی طرف گیا۔ حضور نے بہت محبت سے گلے مل کر حال و احوال دریافت کئے اور کچھ دیر خاکسار کے ساتھ جرمنی اور احباب کے بارہ میں پوچھتے رہے۔ پھر دفتر آنے کی تاکید کی۔ خاکسار حضور کے اس طور کے حسن سلوک سے بے حد متاثر ہوا۔ ہجرت کے بعد حضور جب 1985ء میں ہمبرگ تشریف لائے تو خاکسار کی اہلیہ امۃ العزیز نے حضور کے کھانے پکانے کی ڈیوٹی سنبھالی۔ پہلے روز کھانے میں کوڈ مچھلی تل کر حضور کی خدمت میں پیش کی تھی۔ حضور کو مچھلی کی ڈش پسند آئی تیز حضور نے دوسرے کھانوں کی بھی بے حد تعریف کی۔ کئی سالوں تک خاکسار کی اہلیہ کو اس خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ اس دوران حضور خاکسار کے بچوں کے ساتھ بھی بہت پیار کرتے۔

چند یاداشتیں ہیں جو ذاتی قسم کے واقعات سے تعلق رکھتی ہیں۔ جو تحریر کی ہیں۔ مبلغ کے طور پر حضور کیساتھ تعلق، حضور کی ہدایات اور واقعات تو ایک تفصیل چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے خاص قرب میں جگہ دے۔ حضور نے ایک مرتبہ ہمبرگ میں ہمبرگ کی جماعت کی خدمت کی تعریف کرتے ہوئے خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا کہ ''خدا کرے میری ساری دعائیں آپ کو لگ جائیں۔'' خدا کرے حضور کی ساری دعائیں ہمیں لگ جائیں۔ (خاکسار لئیق احمد منیر)

ریجن نورڈرائن کے پہلے وصیت سیمینار کا انعقاد

مورخہ 13 اپریل 2003ء کو ریجن نورڈرائن میں پہلا وصیت سیمینار منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے حوالہ سے نظامِ وصیت کی غرض وغائت مکرم منور احمد اختر صاحب نے بیان کی۔ مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب مربی سلسلہ نے حاضرین کو نظام وصیت کی افادیت واہمیت بتائی۔ اسسٹنٹ نیشنل سیکرٹری وصایا مکرم اکرام اللہ چیمہ صاحب نے اس شعبہ کے تمام پہلوؤں پر تفصیل سے گفتگو کی۔ ریجنل امیر مکرم ڈاکٹر بشارت اللہ صاحب نے آج کل کے بین الاقوامی حالات کے تناظر میں نظام وصیت میں شمولیت کی تلقین کی۔ آخر میں حاضرین نے سوالات سے اپنی علمی پیاس بجھائی۔ (رپورٹ منیر احمد اختر)

میرے بیٹے ثمر احمد یاسر کی ناگہانی وفات کے موقع پر احباب نے دور نزدیک سے تشریف لا کر نیز خطوط کے ذریعہ ہم سے ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ ہم تمام احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں نیز درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے، آمین۔

(محمد ریاض نوید، ہمبرگ)

براعظم افریقہ و امریکہ میں لمبے عرصہ تک اعلائے کلمۃاللہ کی توفیق پانیوالے مبلغ سلسلہ

مولانا محمد صدیق صاحب ننگلی مرحوم کے حالاتِ زندگی اور خدمات

ذیل کا مضمون محترم مولانا محمد صدیق ننگلی صاحب کے خودنوشت حالات زندگی کی روشنی میں مکرم ساجد احمد نسیم صاحب مربی سلسلہ البانیہ نے ترتیب دیا ہے، جسے بغرض دعا ہدیہ قارئین اخبار احمدیہ کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

مولانا محمد صدیق صاحب ننگلی سابق مبلّغ سرینام، گیانا، سیرالیون اور استاد جامعہ احمدیہ مؤرخہ 10 ستمبر 2003ء کو بعمر 75 سال جرمنی کے شہر ہمبرگ میں وفات پا گئے۔ آپ کو ایک لمبا عرصہ مختلف ممالک میں خدمت دین کی توفیق ملی۔

آپ کا تعارف: آپکا نام محمد صدیق ننگلی صاحب اور آپکے والد صاحب کا نام چوہدری محمد یعقوب صاحب اور دادا کا نام چوہدری رحیم بخش تھا۔ آپکے گاؤں کا نام ننگل باغباناں ہے جو قادیان کے نزدیک بہشتی مقبرہ کی طرف چند فرلانگ پر واقع تھا گویا کہ قادیان کا ایک محلّہ تھا۔ آپ ننگلی صاحب کے نام سے مشہور تھے۔ کیونکہ آپ ننگل گاؤں کے رہائشی تھے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ آپ کے علاوہ سلسلہ احمدیہ کے دو مشہور مبلغین محمد صدیق نام کے تھے۔ اسلئے امتیاز کے لئے ننگلی کہلانا شروع کر دیا۔

آپ کے خاندان کا قبول احمدیت اور خدمات دینیہ

آپ کی دادی برکت بی بی صاحبہ بیان کرتی تھیں کہ باوجود اس کے کہ انھوں نے حضرت مسیح موعودؑ کو بار بار دیکھا بھی تھا اور وہ حضرت اماں جان کے گھر بھی جایا کرتی تھیں اور وہاں چھوٹا موٹا گھر کا کام کرنے کا شرف بھی ملتا رہا۔ مگر افسوس کہ حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت نہ کر سکیں۔ 1918ء کے قریب آپ کے دادا رحیم بخش صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ جوں جوں آپ کے خاندان کے افراد میں سلسلہ کے ساتھ اخلاص و محبت میں اضافہ ہوتا چلا گیا اللہ تعالیٰ بھی ان کے نفوس اور اموال میں برکت ڈالنے لگا۔ آپ کے خاندان کا ایک حصہ یعنی آپ کی دادی کے بہن بھائی اور آپ کے ماموں وغیرہ احمدیت کے نور سے محروم رہے اور مخالفت کی وجہ سے عبرت کا نشانہ بنتے رہے۔

آپ کے والد صاحب نے کتابت کا فن حضرت منشی عبدالحق صاحب مرحوم سے سیکھا اور روزنامہ الفضل سے وابستہ ہو گئے اور الفضل کے کامیاب خوشنویس رہے۔ آپ کے والد صاحب کو بچپن ہی سے نماز باقاعدگی سے ادا کرنے کی عادت تھی۔ قرآن سے خوب عشق رکھتے تھے اور فجر کی نماز کے بعد بڑی خوش الحانی کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے اور دُرِّثمین کے اشعار بھی بڑے اچھے ترنّم کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔ اپنے بچوں کو بھی اس کی مشق کروایا کرتے تھے اور بچوں کی حوصلہ افزائی کیا کرتے تھے۔ بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کیلئے مسجد میں اپنے ساتھ لے جاتے اور رو رو کر دُعائیں کرنے کی تلقین کرتے۔ چندہ خود بھی باقاعدگی سے ادا کرتے اور اپنے بچوں کو بھی اس کی باقاعدہ تلقین کیا کرتے تھے۔ آپ کے والد صاحب ستمبر 1983ء میں فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئے۔

آپ کے چچا چوہدری جلال الدین مرحوم بھی مخلص اور دیندار صوم وصلوٰۃ کے پابند اور دعا گو بزرگ تھے۔ ہر کام بڑی صفائی اور سلیقہ سے انجام دیتے۔ سچائی اور دیانتداری ان کا طرۂ امتیاز تھا۔ اور سلسہ سے خادمانہ تعلق رکھتے تھے۔ قادیان میں آپ حضرت مصلح موعودؓ کے گھر میں ایک لمبا عرصہ بطور خادم رہے۔ گھر کیلئے سودا سلف بازار سے لاتے تھے۔ آپ کو حضرت مصلح موعودؓ کو دبانے کی سعادت بھی ملتی رہی اور حضور اکثر فرمایا کرتے تھے کہ "جلال الدین! تم بہت اچھا دباتے ہو، دوسرے ایسا نہیں کرتے"۔ حضور جب بھی شملہ اور ڈلہوزی جاتے تو آپ کے چچا کو بھی ساتھ لے جاتے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کے چچا کو بھی بڑی اچھی آواز سے نوازا ہوا تھا۔ جب قرآن کریم کی تلاوت یا نظم خوانی کرتے تو بلند آواز سے اور خوش الحانی سے کرتے تو سننے والے بڑا لطف اُٹھاتے۔ اور اذان بھی بڑی محبت اور سُریلی آواز سے دیا کرتے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی عملہ کو ہدایت تھی کہ اذان جلال الدین سے دلوایا کریں۔ ایک دفعہ آپ کے چچا سودا سلف لانے کیلئے کہیں دور چلے گئے اور اذان کا وقت ہو گیا۔ اس وقت آپ کے دوسرے ساتھی نے اذان دی جس کی آواز بہت موٹی تھی۔ اس پر حضور نے ناراضگی کا اظہار فرمایا اور آپ کے چچا کو بلا کر حکم دیا کہ آئندہ تم نے اذان کے وقت کہیں نہیں جانا۔

تقسیم ملک کے وقت آپ درویش کے طور پر کئی سال قادیان میں رہے اور وہاں سلسلہ کے کارکن رہے۔ آپ کے بیوی بچے پاکستان آ چکے تھے۔ آپ نے 2000ء میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کیے گئے۔ آپ کے تیسرے چچا محمد طفیل صاحب بھی بڑے مخلص، قربانی کرنے والے باعمل احمدی تھے۔

آپ کے چوتھے چچا محمد صادق صاحب قادیان میں بطور درویش ہیں اور اپنے خاندان کے ساتھ سلسلہ کی خدمات کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ کے بیٹوں میں سے چوہدری محمد اکبر صاحب بطور ناظر امور عامہ اور محمد عارف صاحب بطور ناظر بیت المال خرچ قادیان خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

آپ کا زندگی وقف کرنا

آپ 42-1941ء میں مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ ان دنوں میر محمد اسحاق صاحبؓ پرنسپل تھے۔ آپ کی آواز بہت اچھی تھی۔ میر محمد اسحاق صاحبؓ کے ارشاد پر اسمبلی میں آپ شعر مشہور "علیک الصلوٰۃ علیک السلام" پڑھا کرتے تھے۔ مدرسہ احمدیہ میں آپ کا دل نہ لگا جس کی وجہ یہ تھی کہ عربی زبان آپ کیلئے مشکل تھی۔ آپ مایوس ہو گئے۔ انہی دنوں قادیان میں آپ کے چچا محمد صادق صاحب حال درویش قادیان ایک کارخانہ میں کام کرتے تھے۔ آپ ان کے پاس چلے گئے۔ وہاں حسن اتفاق سے ایک بزرگ شاہ حسین صاحب آپ کو ملے اور کہنے لگے کہ مجھ سے قرآن کا ترجمہ پڑھا کرو۔ انھوں نے بڑی محبت اور محنت سے عربی گرامر کے ابتدائی اسباق آپ کو سکھائے۔ جس کے بعد آپ کو عربی زبان بہت آسان لگنے لگی۔

انہی دنوں حضرت مصلح موعودؓ نوجوانوں کو اپنی زندگیاں وقف کرنے کی طرف توجہ دلا رہے تھے کہ نوجوانوں کو مدرسہ احمدیہ میں داخلہ لینا چاہیے۔ اس پر آپ نے اپنے ابا جان سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ زندگی وقف کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کے والد صاحب نے خوشنودی کا اظہار کیا کہ یہ تو بہت اچھا ہوگا کہ میرا ایک بچہ واقف زندگی ہو۔ آپ کے چچا جلال الدین صاحب نے آپ کی حوصلہ افزائی کی۔ اس طرح آپ کو زندگی وقف کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ جب آپ کے چچا آپ کے وقف کی درخواست لیکر تصدیق کی خاطر جماعت ننگل کے صدر صاحب کے پاس گئے تو صدر صاحب کہنے لگے کہ غریبوں نے کیا دین کی خدمت کرنی ہے۔ غربت کی وجہ سے وقف کر دیتے ہیں۔ آپ کے چچا نے کہا کہ میاں صاحب حسن ظنی سے کام لیں۔ ہمارا بیٹا تو کارخانہ میں کام چھوڑ کر وقف کر رہا ہے۔ خدا پر توکل کریں اور دعاؤں کے ساتھ تصدیق کر دیں۔ تب انہوں نے تصدیق کی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو توفیق دی کہ 34 سال مربی سلسلہ کی حیثیت سے پاکستان، جنوبی امریکہ اور افریقہ میں خدمات دین بجالاتے رہے۔

خوش الحانی کا عطیہ

آپ کے خاندان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے خاص طور پر اچھی آواز کے ساتھ نوازا گیا ہے۔ آپ کو اس نعمت کی وجہ سے کئی سال تک جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کی سعادت ملتی رہی۔ میدان تبلیغ میں اس نعمت کے ذریعہ آپ کو خوب پیغام حق پہنچانے کی توفیق ملی۔ ایک دفعہ ساہیوال میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ خلافت سے قبل دورہ پر تشریف لے گئے۔ تو سفر کے دوران ایک دوست جو عام طور پر نعت خوانی بلند آواز سے کیا کرتے تھے ان سے ایک دفعہ حضور نے دریافت فرمایا "بتاؤ تمہاری آواز زیادہ اچھی ہے یا مولوی صدیق صاحب کی؟" وہ دو تین دفعہ یہی کہہ سکے کہ مولوی صاحب کی آواز اچھی ہے۔ حضور نے فرمایا! میرے سوال کا جواب نہیں ہے۔ چلو میں ہی بتا دیتا ہوں۔ تمہاری آواز دیہاتوں میں اچھی ہے اور مولوی صاحب کی آواز شہروں میں اچھی ہے۔ اسی طرح ایک دفعہ جب حضور جرمنی میں ہمبرگ جماعت میں رونق افروز ہوئے، بچوں کی کلاس میں حضور نے نظمیں سننے کے دوران مولوی صاحب کے خاندان کے بچوں سے نظمیں سن کر فرمایا کہ اس خاندان نے تو آواز پر قبضہ کیا ہوا ہے۔

جن دنوں مولوی صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ میں تھے اور آپ کو نظم خوانی کی اچھی خاصی مشق ہو گئی تھی اور تلاوت قرآن کریم کا خاص ملکہ بھی تھا۔ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ جامعہ احمدیہ میں خطاب کیلئے تشریف لائے۔ مولوی صاحب نے تلاوت کی۔ تلاوت تو خوش الحانی کے ساتھ کی مگر تجوید القرآن یعنی قرأت کے اصولوں کو آپ نے مدنظر نہ رکھا۔ حروف کو لمبا یا چھوٹا کرنے کا خیال نہ رکھا۔ تو حضور نے اپنے خطاب کا عنوان ہی ترتیل القرآن رکھا اور مفصل نصائح پر مشتمل خطاب فرمایا۔ اور اساتذہ اور طلباء کو اس طرف توجہ دلائی کہ ہمارے مبلغین کو قرأت کے اصولوں کے مطابق قرأت میں حسن پیدا کرنا چاہیے۔ اس خطاب کے بعد جامعہ کے اساتذہ اور طلباء نے زیادہ محنت کے ساتھ تلاوت قرآن کریم کی طرف توجہ دینی شروع کر دی۔

میدانِ عمل میں بحیثیت مربی سلسلہ خدمات

شاہد کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد 1955ء میں پشاور میں مولانا چراغ الدین صاحب کے پاس تقریباً ایک سال ٹریننگ حاصل کی۔ اس کے بعد میدان عمل میں (56ء تا 73ء) راولپنڈی، کوہ مری، ساہیوال اور پشاور میں 17 سال مربی سلسلہ کی حیثیت سے خدمات بجالاتے رہے۔ 73ء تا 84ء میں جنوبی امریکہ کے دو ممالک برٹش گیانا اور سرینام میں گیارہ سال تک بحیثیت مبلغ فرائض انجام دیے۔ 84ء تا 88ء جامعہ احمدیہ ربوہ میں بطور پروفیسر خدمات سرانجام دیں۔ 88ء تا 91ء میں مغربی افریقہ کے ملک سیرالیون میں جامعہ احمدیہ میں بطور پرنسپل آپ کی تعیناتی ہوئی اور تین سال تک احسن رنگ میں فرائض انجام دیئے۔

دلچسپ تبادلہ خیالات

1956ء میں آپ کا قیام مری مشن ہاؤس میں تھا۔ مسیحی کتب خانہ میں ایک پادری سے دلچسپ تبادلہ خیالات کا سلسلہ شروع ہو گیا جو کئی ہفتے جاری رہا۔ ایک دفعہ بڑی گرما گرم بحث جاری تھی۔ لوگ کثرت سے اس گفتگو میں شامل ہوتے تھے کہ اچانک بحث کے دوران پادری کی گال پر طمانچہ مارنے کیلئے مولوی صاحب نے ہاتھ بڑے زور سے اُٹھایا۔ پادری صاحب بڑی تیزی کے ساتھ پیچھے ہٹ گئے اور غُصے سے لال پیلے ہو گئے اور بڑبڑانے لگے۔ اس پر مولوی صاحب نے بلند آواز سے کہا کہ دیکھا پادری صاحب عیسائیت کی ایک تعلیم پر بھی عمل نہیں کر سکے۔ حق یہ ہے کہ یہ تعلیم قابل عمل نہیں۔ کیونکہ عیسائیت کی یہ تعلیم ہے کہ ایک گال پر تھپڑ کھا کر دوسرا گال بھی آگے کر دیا کرو۔ پادری صاحب نے یہ سن کر فوراً طمانچہ کھانے کیلئے منہ آگے کر دیا۔ اس پر مولوی صاحب نے کہا کہ اب تجھے معاف کرتا ہوں کیونکہ میرا قرآن یہ تعلیم دیتا ہے کہ جب کسی کی اصلاح ہو جائے تو معاف کر دو۔ اس وقت پادری صاحب نے شرمندہ ہو کر اپنی شکست کا اعتراف کیا۔

اسی طرح ایک دفعہ اُسی مسیحی کتب خانہ میں ایمان کے موضوع پر بحث ہو رہی تھی۔ آپ نے پادری سے کہا کہ تمہاری نجات ایمان سے وابستہ ہے اور انجیل میں ایمان کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا تو پہاڑ سے کہو گے تو پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ہٹ جائے گا۔ یعنی اپنی جگہ سے سرک جائے گا۔ آپ نے کہا کہ پادری صاحب اتفاق سے ہم مری پہاڑ پر کھڑے ہیں۔ کتنے لوگ ہماری بحث سن رہے ہیں؟ تم میں اگر رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے تو پہاڑ کو ذرا سرکا کر تو دکھاؤ۔ اس پر پادری لاجواب ہو کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگا اور خوب شرمندہ ہوا۔ ان دونوں واقعات کے وقت مولانا ابوالمنیر نورالحق مرحوم بھی دوسرے احمدیوں کے ساتھ وہاں موجود تھے، انھوں نے خیبر لاج کوٹھی میں دونوں واقعات حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں بیان کئے اس پر حضور خوب لطف اندوز ہوئے۔

سرینام میں تبلیغی سرگرمیاں

سرینام میں بھارت سے آئے ہوئے مسلمان اور ہندو کثرت سے آباد ہیں۔ شروع میں یہاں احمدیت کا پیغام غیر مبائعین کے لٹریچر سے پہنچا اور یہاں ہزاروں مسلمان لاہوری کہلانے لگے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ کو ایک بڑا عالم بزرگ خیال کرتے تھے۔

آپ نے سرینام میں ریڈیو پر ہفتہ وار تقریروں کا سلسلہ شروع کیا جو شروع سے آخر تک جاری رہا اور تبلیغ کا بہترین ذریعہ بن گیا۔ جس سے غیر مبائعین میں کافی جوش پیدا ہو گیا تھا اور ریڈیو پروگراموں کو دلچسپی کے ساتھ سننے لگے اور ہزاروں لاہوری اپنے گروپ کو چھوڑ گئے اور کئی مخلص احباب آپ کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ ہر ہفتہ ریڈیو پر مولوی صاحب کی تقریر سے پہلے "احمدیہ جماعت ربوہ کا پروگرام"، کے عنوان سے اعلان ہوتا تھا۔ آپ کی مساعی کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے لاہوریوں کے علاقہ میں ایک خوبصورت مسجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس مسجد کی تعمیر میں نو مبائعین کی ایک بڑی تعداد نے وقار عمل اور مالی قربانیوں کے ذریعہ سے حصہ لیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس مسجد کا نام "مسجد نصر"، تجویز فرمایا تھا۔

جامعہ احمدیہ میں تدریس کے فرائض

1984ء میں جنوبی امریکہ سے جب آپ واپس ربوہ تشریف لائے، اُس وقت آپ کو جامعہ میں تدریس کے فرائض سونپے گئے اور آپ موازنہ مذاہب کا مضمون پڑھانے لگے۔ یہ آپ کی زندگی کا ایک نیا تجربہ تھا۔ آپ نے اس مضمون کا خوب حق ادا کیا۔ مختلف مذاہب کا آپ نے تفصیل کے ساتھ مطالعہ کر کے عمدہ طریق سے نوٹس تیار کیے اور اسلام کے عقائد و تعلیمات کی امتیازی خصوصیات کو نہایت (بقیہ صفحہ

k Germany M
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M, Germany, Tel.: 069-50688652, Fax: 50688655

جرمنی میں جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ السلام

مورخہ 23 مارچ بروز اتوار بمقام بیت السبوح لوکل امارت کے تحت فرینکفرٹ کے تحت ”جلسہ یوم مسیح موعود“ زیر صدارت مکرم امیر صاحب جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مربی سلسلہ مکرم مبارک تنویر صاحب نے تقریر بعنوان ”ظہور امام مہدی کے متعلق پیشگوئیاں“ کی۔ مکرم لوکل امیر صاحب فرینکفرٹ نے ”سیرت حضرت مسیح موعودؑ“ کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی نے احباب جماعت کو اقتباسات پڑھ کر سنائے کہ حضرت مسیح موعودؑ اپنی جماعت سے کیسی توقعات رکھتے تھے۔

(رپورٹ عبدالقیوم شاکر جنرل سیکرٹری فرینکفرٹ)

مورخہ 23 مارچ کو جماعت لمبرگ میں جلسہ یوم مسیح موعود منایا گیا۔ مندرجہ ذیل عنوانات پر تقاریر ہوئیں۔ احیائے اسلام کیلئے حضرت مسیح موعود کی تڑپ۔ حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسول۔ آپؑ کا شفقت علیٰ خلق اللہ۔ تزکیہ نفس اور آپؑ کی نصائح۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ بہت کامیاب رہا۔

(اکبر بیگ، صدر جماعت لمبرگ)

مورخہ 23 مارچ کو جماعت وائیٹرسٹڈ میں دن کا آغاز نماز تہجد سے کیا گیا۔ اجلاس کی صدارت محترم حمید اللہ ظفر صاحب نے کی۔ اسی طرح مرکز سے سیکرٹری تربیت مکرم سکندر حیات صاحب نے بھی اجلاس کو رونق بخشی۔ دو گھنٹے تک جاری اس جلسہ کا ماحول روحانیت کی لہروں سے پر رہا۔

(سعادت احمد، صدر جماعت)

اسکول کے بچوں کی اسلام میں دلچسپی

مورخہ 19 مارچ کو Alzey میں اسکول کے بچوں کے ساتھ اسلام کے موضوع پر مکرم لئیق احمد منیر صاحب مربی سلسلہ کی دلچسپ گفتگو ہوئی۔ اس گفتگو کا انتظام ایک احمدی وقف نو بچے عزیزم اطہر سہیل نے اپنے استاد کی رضامندی سے کیا۔ استاد نے دوسری کلاس کے استاد سے بات کر کے وہاں بھی پروگرام طے کروا دیا۔ اس طرح دو کلاسوں میں الگ الگ پروگرام ہوا۔ ساتویں کلاس کے ان بچوں نے مربی صاحب کی آمد پر ایک چھوٹی سی نظم پڑھ کر ان کا استقبال کیا۔ اسلام کے بارے میں مختصر تعارف کے بعد مربی صاحب نے سوالات کا موقع دیا۔ بچوں نے مندرجہ ذیل موضوعات کے بارے میں سوالات کئے۔ اسلام میں پردہ، شادی، جنگ، عراق کی جنگ، پاکستان، خنزیر کے گوشت پر پابندی، اسلامی

آپریشن کر کے نیا راڈ ڈالا گیا جو جزوی طور پر کامیاب رہا مگر ایک سال بعد آپ کی ریڑھ کی ہڈی کے مہروں میں تکلیف شروع ہوگئی جس کی وجہ سے شعبہ تعلیم کی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے قابل نہ رہے۔

شعبہ تعلیم ہمبرگ میں آپ کی خدمات کا مختصر تذکرہ

شعبہ تعلیم ہمبرگ کے تحت تقریباً ۸ سال تک تعلیمی اور تربیتی لحاظ سے مختلف قسم کا علمی مواد اکٹھا کیا اور مختلف مسوّدات کی شکل میں اطفال، ناصرات، خدام، انصار اور لجنہ کی کلاسوں کیلئے تعلیمی وتربیتی نصاب مرتب کئے۔ جن سے جرمنی میں احباب جماعت نے خوب استفادہ کیا۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس خدمت کو سرانجام دینے پر مختلف اوقات میں اپنے خطوط میں خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا ”ماشاء اللہ، سب پروگرام بہت اچھے ہیں۔ اللہ نصرت فرمائے، اللہ آپ کے پروگراموں میں بیحد برکت ڈالے اور ان کے شیریں ثمرات سے آپ کی جھولیاں بھر دے اور آپ دونوں جہاں کی حسنات کے وارث ہوں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو“۔

آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی تین کتابوں کے خلاصے بصورت سوال وجواب بھی تیار کیے۔ سب سے پہلے آپ نے 1995ء میں ”اسلامی اصول کی فلاسفی“ کا خلاصہ ۹۰ سوالات کی شکل میں مرتّب کیا۔ جو کہ اس کتاب کی صد سالہ جوبلی کے موقع پر تیّار کیا گیا۔ اس کو تیار کرنے کے بعد آپ نے حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور نے خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ ”آپ نے ماشاء اللہ بڑی عرق ریزی اور محنت سے یہ کام کیا ہے۔ اس سے انشاء اللہ مختلف طرز پر استفادہ کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس محنت کو قبول فرمائے اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے“۔

اسلامی اصول کی فلاسفی کے بعد آپ نے ”ضرورۃ الامام“ اور ”مسیح ہندوستان میں“ کو علیحدہ علیحدہ بطرز سوال وجواب مرتّب کیا۔ خلفاء سلسلہ کی تقاریر، خطبات، مجالس عرفان وغیرہ میں سے ضخیم مسودات اور مجموعے تیار کیے۔ اس کے علاوہ سلسلہ کے اخبارات ورسائل میں سے بہترین قیمتی مضامین پر مشتمل مسودات تیار کئے۔ عربی گرائمر پر مشتمل مسودات تیار کیے جن پر حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے خوشنودی کا اظہار فرمایا اور جرمنی کی جماعت نے آپ کی علمی کاوشوں سے خوب استفادہ کیا۔ قلمی خدمات کے علاوہ آپ نے جماعت ہمبرگ میں مختلف